يحمل هذا العلم من كل خلف عدوله (الحديث)



اصولِ حدیث

ترتیب

مولانا محمد اویس نگرامی ندوی رحمۃ اللہ علیہ

DAR-UL-FURQAN
اسلامی کتب کا مرکز

﴿يحمل هذا العلم من كل خلف عدوله﴾ (الحديث)

اصُول حدیث

ترتیب

مولانا محمد اویس نگرامی ندوی رحمہ اللہ

ناشر

دارُالفُرقان
الفضل مارکیٹ
اُردو بازار۔ لاہور
Ph:042-7231602 Mob.: 0322-4530468

نام کتاب	----------	اصول حدیث
ترتیب	----------	مولانا اویس نگرامی ندوی رحمہ اللہ
طابع	----------	حافظ عبدالخبیر اویسی
تعداد	----------	1100
قیمت	----------	-/10 روپے

ناشر

دار الفرقان الفضل مارکیٹ اُردو بازار لاہور

Ph:042-7231602 Mob:0322-4530468

اسٹاکسٹ

مکتبہ محمدیہ قذافی سٹریٹ الفضل مارکیٹ اُردو بازار لاہور

Mob.: 0300-4826023

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمین والصلوۃ والسلام علی خاتم النبیین و علی اله واصحابه و ازواجه واتباعه اجمعین۔ اما بعد!

حدیث کا فن اپنے شرف و مرتبہ کے لحاظ سے بہت ہی عظیم اور قابل قدر فن ہے اس علم کی خوش قسمتی اس سے زیادہ اور کیا ہوگی کہ اس میں سرور کونین جناب محمد رسول ﷺ کی ذات بابرکات' آپ ﷺ کے اقوال اور آپ ﷺ کے افعال سے بحث کی جاتی ہے۔

کئی سو برس گزر گئے کہ یہ دنیا آخر الزماں ﷺ کے جسمانی دیدار سے محروم ہوچکی ہے مگر آؤ آج ہم اسی علم حدیث کی برکت سے تمہیں سرکار مدینہ ﷺ کی پرانوار محفلوں کی زیارت کرائیں' حضور کی باتیں سنوائیں اور حضور کے طور طریقے دکھلائیں' حدیث کی کتابیں پڑھو اور دیکھو کہ حضور ﷺ آرہے ہیں' وہ جارہے ہیں' نصیحت فرما رہے ہیں' خوشخبریاں سنا رہے ہیں' غلطیوں پر تنبیہہ فرما رہے ہیں' برائیوں سے روک رہے ہیں' بھلائیوں کی دعوت دے رہے ہیں' کسی یتیم کے سر پر ہاتھ پھیر رہے ہیں' کسی بڑھیا کا سودا خرید رہے ہیں' میدان جہاد میں لشکر کا انتظام کر رہے ہیں' ہاں ذرا کان لگا کر سنو! شہنشاہ کونین ﷺ مالک حقیقی کی بارگاہ میں دعائیں مانگ رہے ہیں' امت کے لیے استغفار فرما رہے ہیں' غرض حدیث کا فن کیا ہے؟ سرکار ﷺ کے دربار کا پورا نقشہ!

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانہ سے لے کر آج تک سینکڑوں اور ہزاروں علماء نے اپنی زندگی کو اسی مبارک علم کی خدمت میں صرف کر دیا اور اسی علم کی ترتیب اور حفاظت کے لیے ایک سو علوم ایجاد ہوگئے۔ ہزاروں اور لاکھوں انسانوں کی تاریخ

مرتب ہوگئی۔ غرض نقلی اور عقلی اعتبار سے ایسے اصول تیار ہو گئے کہ رسول پاک ﷺ کی زندگی کا ایک ایک خدوخال اپنی صحیح صورت میں ہمارے سامنے موجود ہے۔ حدیث کے طالب علم کو ہمیشہ وہ اصول یاد رکھنا چاہیے' جو حدیث کی حفاظت نیز اس کی صحت کی جانچ و پڑتال کے لیے بنائے گئے ہیں تاکہ مقصود ہاتھ سے نہ جانے پائے اور صحیح طریقہ سے جناب رسول اللہ ﷺ کا اتباع نصیب میں آئے۔

اسی خیال کے پیش نظر فن حدیث کے وہ اہم اور ضروری اصول جن کے بغیر علوم نبوی (ﷺ) کے ابتدائی طالب علموں کو کوئی چارہ نہیں' ذیل میں درج کیے جاتے ہیں' اللہ تعالیٰ اس کوشش کو قبول فرما کے اور علوم نبوی (ﷺ) کے طالب علموں کو اس سے فائدہ حاصل ہو۔ آمین!

محمد اویس ندوی
دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

فصل ❶

حدیث:

محدثین کی اصطلاح میں خاتم الانبیاء جناب محمد رسول اللہ ﷺ کے قول وفعل اور تقریر کو ''حدیث'' کہتے ہیں۔ جو کچھ جناب رسول اللہ ﷺ نے زبان مبارک سے ارشاد فرمایا اس کو ''قول'' اور جو عمل فرمایا اس کو ''فعل'' کہتے ہیں۔ تقریر کا مطلب یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے کوئی کام کیا گیا یا کوئی بات کہی گئی اور رسول اللہ ﷺ کو اس کا علم بھی ہوا' مگر آپ نے اس سے منع نہیں فرمایا' اس کو ''تقریر'' کہتے ہیں۔

سندِ حدیث: جو لوگ حدیث کو روایت کرتے ہیں' ان روایت کرنے والوں کے سلسلہ کو سند کہتے ہیں۔

متنِ حدیث:

حدیث کے روایت کرنے والوں کے سلسلہ کے ختم ہونے کے بعد جہاں سے حدیث کا اصل مضمون شروع ہوتا ہے اس کو ''متن حدیث'' کہتے ہیں۔

مثال:

سند اور متن کی مزید تشریح اس مثال سے ہوگی۔

حدثنا ابو الیمان قال اخبرنا شعیب قال حدثنا ابو الشر ناد عن الا عرج عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ ﷺ قال والذی نفسی بیدہ لا یؤمن احد کم حتی اکون احب الیہ من والدہ وولدہ۔

اس روایت میں حدثنا سے ابو ہریرہ تک سند ہے اور اَنَّ رسول اللہ ﷺ سے آخر تک ''متن'' ہے۔

صحابی:

وہ ہیں جن کو ایمان کی حالت میں نبی ﷺ سے ملاقات یا آپ کا دیدار نصیب ہوا ہو اور ایمان ہی پر ان کی وفات ہوئی ہو۔ جناب رسول اللہ ﷺ کے تمام صحابہ ''عادل'' ہیں' ان کے عادل ہونے کا مطلب یہ ہے کہ جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی طرف جان بوجھ کر انہوں نے کبھی کوئی غلط بات منسوب نہیں کی۔

(ظفر الامانی ص ۳۱۳)

تابعی:

وہ ہیں جن کی بحالت ایمان صحابی کی ملاقات یا دیدار حاصل ہو' اور بحالت ایمان وفات بھی ہوئی ہو۔

مخضرمین:

صحابۂ کرام اور حضرات تابعین کے درمیان ایک طبقہ مخضرعین کا ہے' یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے زمانۂ جاہلیت اور زمانۂ اسلام دونوں کو دیکھا' مگر رسول اللہ ﷺ سے شرف ملاقات نہ حاصل کر سکے' ان کا شمار بڑے درجہ کے تابعین میں ہے خواہ وہ عہد نبوی (ﷺ) میں ایمان لائے ہوں یا بعد میں! جیسے نجاشی۔

تبع تابعی:

وہ ہیں جن کو صرف تابعی سے بحالت ایمان ملاقات یا دیدار حاصل ہوا ہو۔

❀❀❀❀

فصل ۲

صحابہ اور تابعین کے قول، فعل اور تقریر کو بھی حدیث کہتے ہیں، مگر اس میں کسی قدر تفصیل ہے جو مختصراً بیان کی جاتی ہے۔

مرفوع:

جس حدیث کی سند جناب رسول اللہ ﷺ تک پہنچتی ہو اس کو مرفوع حدیث کہیں گے، حدیث کا مرفوع ہونا کبھی بہت صاف اور واضح ہوتا ہے، مثلاً کہا جائے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اور کبھی صریح تو نہیں مگر صریح کے حکم میں ہوتا ہے، مثلاً صحابہ و تابعین کوئی ایسی بات نقل فرمائیں کہ بغیر رسول اللہ ﷺ سے سنے ہوئے عقل و قیاس اور اجتہاد سے وہ بات معلوم نہ ہو سکے، مثلاً آخرت کے حالات وغیرہ۔

موقوف:

جس حدیث کی انتہاء صحابہ کرام تک ہو اس کو ''موقوف'' کہتے ہیں۔

مقطوع:

جس حدیث کی انتہاء تابعین پر ہو اس کو مقطوع کہتے ہیں۔

اثر:

حدیث موقوف اور ''مقطوع'' کو اثر کہتے ہیں، کبھی حدیث مرفوع کو بھی اثر کہتے ہیں، مثلاً کہتے ہیں'' ادعیہ ماثورہ'' اسی طرح امام طحاوی کی ایک کتاب کا نام'' معانی الاثار ہے' اس میں مرفوع احادیث بھی ہیں۔

خبر:

جمہور علماء کے نزدیک خبر' حدیث کے ہم معنی ہے۔

فصل ۳

حدیث کے روایت کرنے والوں کی تعداد کے اعتبار سے' حدیث کی حسب ذیل قسمیں ہیں۔

متواتر:

وہ حدیث ہے کہ جس کو ہر طبقہ[1] میں ایک بڑی جماعت نے روایت کیا ہو' وہ جماعت اتنی زیادہ ہو کہ ان سب کا جھوٹ پر اتفاق کر لینا ممکن نہ ہو' روایت کرنے والوں کی یہ زیادتی شروع سے آخرت تک برابر پائی جائے۔

جب متواتر کی تمام شرطیں پائی جائیں گی تو ایسی حدیث سے جو بات معلوم ہوگی وہ یقینی ہوگی اور متواتر حدیث میں روایت کرنے والوں کی تفتیش کی ضرورت نہیں ہوتی ہے۔

مشہور:

وہ حدیث ہے جس کے ہر طبقہ میں کم سے کم تین روایت کرنے والے ہوں اور اس میں متواتر کی تمام شرطیں نہ پائی جائیں' حدیث مشہور کو بعض ''مستفیض'' بھی کہتے ہیں۔

عزیز:

وہ حدیث ہے جس کے ہر طبقہ میں کم ازکم دو راوی ہوں اور اگر کسی طبقہ میں دو سے زائد ہوں تو مضائقہ نہیں۔

غریب:

وہ حدیث ہے جس میں روایت کرنے والا ایک ہی ہو' خواہ ہر طبقہ میں ایک ہو یا کسی طبقہ میں زائد ہو جائیں ...... حدیث غریب کو فرد بھی کہتے ہیں' غریب یا فرد کی دو قسمیں ہیں۔

فرد مطلق:

وہ حدیث ہے جس کی سند میں صحابی سے جو روایت کرنے والا ہے وہ تنہا ہو'

---

[1] طبقہ سے مراد وہ لوگ ہیں جو ایک زمانہ میں ہوں اور معین مشائخ سے روایت کرتے ہوں۔ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ایک ہی شخص مختلف حیثیات سے دو طبقوں میں شمار ہوتا ہے۔

دوسرے راوی تنہا ہوں یا نہ ہوں' کبھی ایسا ہوتا ہے کہ فرد مطلق کے تمام راوی یا اکثر راوی تنہا ہوتے ہیں۔ مسند بزاز' اور معجم اور اوسط طبرانی' میں اس کی بہت مثالیں موجود ہیں۔ جیسے حدیث النبی عن بیع الولاء کو صرف عبداللہ ابن دینار نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

فردِ نسبی:

جس کی سند میں صحابی سے روایت کرنے والا نہیں بلکہ اس کے بعد کا راوی منفرد ہو۔
فرد مطلق کو عموماً فرد اور فرد نسبی کو غریب کہا جاتا ہے۔ فردِ نسبی کی دو قسمیں ہیں۔

متابع:

وہ فرد نسبی ہے جس کے موافق دوسری سند بھی ہے۔ متابعت میں دونوں احادیث کا ایک ہی روای سے مروی ہونا شرط ہے' متابع اگر لفظ اور معنی دونوں میں اصل کے موافق ہو تو ''مثلہ'' کہتے ہیں اور اگر لفظ کے بجائے صرف معنی ہیں موافقت ہے تو ''نحوہ'' کہتے ہیں۔

شاھد:

اگر حدیث کے موافق دوسری سند بھی ہو مگر دوسرے صحابی سے ہو تو اس کو شاہد کہیں گے۔

❀❀❀❀

فصل ۴

خبر متواتر کے سواء مشہور' عزیز اور غریب تینوں کو ''آحاد'' کہتے ہیں اور ہر ایک کو خبر واحد کہتے ہیں۔

حدیث آحاد کی دو قسمیں ہیں: ۱ مقبول ۲ مردود' اس فصل میں پہلے مقبول کی چار قسمیں درج کی جارہی ہیں۔

۱ مُحکم:

وہ حدیث کہ جس کے مخالف کوئی حدیث مقبول نہ ہو تو ایسی حدیث پر عمل ضروری ہے' صحاح وغیرہ میں اس کی بہ کثرت مثالیں موجود ہیں۔

۲ مختلف الحدیث:

وہ حدیث ہے جس کی مخالف دوسری حدیث موجود ہو مگر دونوں حدیثوں میں تطبیق ممکن ہو' اس کو علم مختلف الحدیث کہتے ہیں۔ اس فن پر امام طحاوی کی مشکل الآثار اور ابن قتیبہ کی ''مختلف الحدیث'' اچھی کتابیں ہیں۔

۳ ناسخ و منسوخ:

اگر دو مقبول احادیث مختلف ہوں اور تطبیق ممکن نہ ہو نیز دونوں میں سے ایک کا پہلے ہونا اور دوسرے کا بعد میں ہونا معلوم ہو جائے تو پہلی حدیث کا نام منسوخ اور دوسری کا نام ناسخ ہے۔ اس عنوان پر علامہ حازمی کی ''کتاب الاعتبار'' قابل مطالعہ ہے۔

۴ ترجیح اور توقف:

اگر دو احادیث صحیح ہوں مگر دونوں ایک دوسرے کے مخالف ہوں' ان میں تطبیق دینا بھی ممکن نہ ہو' اور کسی کا پہلے ہونا اور کسی کا بعد میں ہونا بھی معلوم نہ ہو سکے' لیکن ایک کو دوسری پر ترجیح دینا ممکن ہو' تو ترجیح دے کر عمل کریں گے اور اگر ترجیح بھی ممکن نہ ہو تو اس میں توقف کیا جائے گا۔

فصل ۵

حدیث آحاد میں سے مقبول کی مزید قسمیں حسب ذیل ہیں:

① **صحیح لذاتہ**: وہ حدیث ہے جس کے راوی کا عادل کامل الضبط اس کی سند متصل ہو معلل و شاذ نہ ہو' اس موقع پر عادل' کامل الضبط اور شاذ' نئی اصطلاحیں استعمال کی گئی ہیں ان کا مفہوم بھی ذہن نشین کر لینا چاہیے۔

عادل: عادل وہ ہے جو گنا کبیرہ سے بچتا ہو اور ایسی باتوں سے بچتا رہے جس سے اس کے تقویٰ پر دھبہ آتا ہو۔

کامل الضبط: کامل الضبط وہ ہے جو روایت کو خوب اچھی طرح یاد رکھے' جب چاہے بے تکلیف بیان کر دے کچھ رکاوٹ نہ ہو۔

متصل: اگر حدیث کے راویوں میں سے کوئی چھوٹ نہ گیا ہو تو اس حدیث کو متصل السند کہتے ہیں۔

معلل: وہ راوی ہے جو وہم سے کچھ تغیر اور تبدل کر دے۔

شاذ: وہ راوی ہے جو ایسے راوی کے خلاف بیان کرے جو اس سے زیادہ معتبر ہو۔

② **صحیح لغیرہ**: وہ حدیث ہے جس میں صحیح لذاتہ کے تمام شرائط پورے طور پر جمع نہ ہوں اگرچہ کثرت طرق نے اس کی کمی کو پورا کر دیا ہو۔

③ **حسن لذاتہ**: وہ حدیث ہے جس کے راویوں میں صرف ضبط ناقص ہو اور صحیح لذاتہ کی باقی دوسری شرائط موجود ہوں۔

④ **حسن لغیرہ**: اگر حدیث ضعیف میں تعدد طرق سے اس کے ضعف کے نقصان کو دور کر دیا ہے تو اس کو حسن لغیرہ کہیں گے۔

⑤ **ضعیف**: وہ حدیث ہے کہ جس میں ان شرائط میں سے ایک یا زیادہ شرطیں نہ پائی جائیں جو کہ صحیح اور حسن کے لیے معتبر سمجھی گئی ہیں۔

فصل ۶

اب تک حدیث مقبول کی قسمیں بیان ہوئی ہیں اب مردود کی قسموں کو بھی سمجھ لینا چاہیے۔ کسی حدیث کے مردود اور ناقابل اعتبار ہونے کے دو سبب ہوتے ہیں۔

سقط: یعنی سند سے راوی حذف ہو گیا ہو۔

منقطع: اگر ایک یا متعدد راوی متفرق مقام سے چھوٹ گئے ہوں تو اس حدیث کو منقطع کہیں گے۔

مدلّس: منقطع کی ایک قسم مدلّس ہے' اس کی صورت یہ ہے کہ راوی اپنے شیخ کا نام نہ لے بلکہ اس سے اوپر کا نام لے' حالانکہ اس سے حدیث نہیں سنی مگر الفاظ ایسے استعمال کر رہا ہے کہ اوپر والے راوی سے سننے کا شبہ ہو رہا ہے۔

تدلیس کا حکم: جس کے متعلق ثابت ہو جائے کہ وہ تدلیس کرتا ہے تو اس کی روایت مقبول نہیں ہے لیکن اگر اس کا ثقہ ہونا یقینی طور پر معلوم ہو تو روایت مقبول ہے۔

معلّق: اگر راوی سند کے شروع میں چھوٹا ہے تو اس کو معلّق کہیں گے۔

معلّق کا حکم: جو محدثین ہمیشہ لازمی طور پر صرف صحیح احادیث بیان کرتے ہیں اور وہ یقین کے ساتھ تعلیقات کو بیان کریں تو یہ تعلیق مقبول ہے۔ اور اگر غیر یقینی صورت سے بیان کریں یا محدثین صحیح اور غیر صحیح سب روایت کرتے ہوں تو ان کی یہ تعلیقات مقبول نہیں ہیں۔

مرسل: جس حدیث میں صحابی کا نام حذف ہو' جیسے کوئی تابعی فرمائے قال رسول اللہ ﷺ کذا۔

مرسل کا حکم: چونکہ تابعی ثقہ اور غیر ثقہ دونوں طرح کے تھے' اس لیے مرسل حدیث قابل غور رہتی ہے۔ ثقہ تابعی مثلاً امام مالک رحمہ اللہ کی مرسل احادیث یقیناً قابل قبول ہیں۔

معضل: جس حدیث کی سند میں دو یا دو سے زائد راوی ایک ہی مقام سے چھوٹ گئے ہوں اس کو معضل کہتے ہیں۔

فصل ۷

کسی حدیث کے ناقابل عمل ہونے کا دوسرا سبب طعن ہے اور طعن کئی طرح سے ہوتا ہے۔ مثلاً

کذب:

یعنی جان بوجھ کر جناب رسول اللہ ﷺ کی طرف سے کوئی جھوٹ بات بیان کرے۔ جس حدیث کا روی قصداً جھوٹ بنا کر بیان کرے اس حدیث کو موضوع کہتے ہیں۔

تہمت بالکذب:

راوی ایسی روایت بیان کرے جو قواعد شرعہ کے خلاف ہو یا دوسری باتوں میں اس کا جھوٹا ہونا ثابت ہو جائے' جس حدیث کا راوی ایسا ہو تو اس کو متروک کہتے ہیں۔

جہالت راوی:

راوی کا حال معلوم نہ ہو کہ وہ معتبر ہے یا غیر معتبر۔

اگر راوی کا نام ہی معلوم نہیں تو اس کی حدیث قابل قبول نہیں ہے اور اگر راوی کا نام تو معلوم ہے مگر اس کا نام لے کر ایک ہی روایت کی گئی ہے تو وہ روایت بھی قابل اعتماد نہیں ہے' ہاں البتہ اگر کسی نقاد نے اس کو معتبر بتلایا ہے تو قابل قبول ہوگی اور اگر اس کا نام لے کر ایک سے زائد نے روایت کی ہے مگر کسی نے اس کی توثیق نہیں کی تو جمہور کے نزدیک جب تک اس کا ثقہ ہونا معلوم نہ ہو جائے تو اس کی حدیث مقبول نہ ہوگی۔

بدعت:

دین میں کوئی ایسی نئی بات پیدا کرنا جس کی بنیاد قرآن مجید یا حدیث میں نہ ہو۔

اگر راوی کی بدعت ایسی ہے کہ جس سے کفر لازم آتا ہے تو اس کی حدیث قبول نہیں کی جائے گی اور اگر ایسی بدعت ہے جس سے فسق لازم آتا ہے تو اس کی حدیث اس شرط کے

ساتھ مقبول ہے کہ اس کی روایت سے اس کی بدعت کا ثبوت نہ ہو اور نہ ہی اس کو قوت اور تائید حاصل ہو۔

فحش غلطی: راوی کی غلط بیانی صحت بیانی سے زائد ہو۔

کثرت غفلت: راوی حدیث کے سننے میں اکثر غافل رہتا ہے۔

فسق: گناہ کبیرہ کے مرتکب ہونا' یا گناہ صغیرہ کا عادی ہونا۔

جس حدیث کے راوی میں فحش غلطی' کثرت غفلت یا فسق پایا جائے تو اس حدیث کو منکر کہتے ہیں۔

وہم: وہم سے سند یا متن میں تبدیلی کر دے۔

مخالفت ثقات: ثقہ رواۃ کے خلاف بیان کرے۔

ثقات کی مخالت کی کئی قسمیں ہیں' اس کی بڑی دو قسمیں حسب ذیل ہیں۔

۱۔ روای متن حدیث میں کوئی چیز اس طرح بڑھا دے کہ اصل حدیث اور اس زائد عبارت میں کوئی امتیاز باقی نہ رہے' جان بوجھ کر ایسا کرنا حرام ہے اور اس کو ادراج کہتے ہیں۔

۲۔ راوی سند میں یا متن میں اس طرح تبدیلی کر دے کہ کسی کو ترجیح نہ دی جا سکے' اس کو اضطراب کہتے ہیں۔

اگر ترجیح ممکن ہوگی تو راجح کو مقبول اور مرجوح کو غیر مقبول کہیں گے۔

سوء حفظ: حافظہ کی غلطی کی وجہ سے غلط بیانی' صحت بیانی سے زائد یا برابر ہو' اگر سوء حفظ ہمیشہ رہتا ہے تو ایسے روایت کرنے والے کی حدیث کو شاذ[1] کہتے ہیں۔

اگر یہ سوء حافظہ ہمیشہ اور ہر حال میں رہتا ہے' تو ایسی حدیث کو مختلط کہیں گے اور اس کا حکم یہ ہے کہ اس کی سوء حفظ سے پہلے کی باتیں مقبول ہیں اور بعد کی غیر مقبول ہیں۔

---

[1] شاذ کی ایک تعریف دوسرے اعتبار سے یہ بھی ہے کہ وہ راوی ہے جو ایسے راوی کے خلاف بیان کرے جو اس سے زیادہ معتبر ہے۔

فصل ۸

سَمِعْتُ وَ حَدَّثَنِي:

جب اپنے شیخ سے تنہا الفاظ حدیث سنے گئے ہوں تب یہ الفاظ استعمال ہوتے ہیں۔

سَمِعْنَا وَ حَدَّثَنَا:

جب چند اشخاص کو شیخ نے حدیث سنائی ہو۔

أَخْبَرَنِيْ:

جب کسی شخص نے تنہا اپنے شیخ کو حدیث سنائی ہو۔

أَخْبَرَنَا:

جب چند آدمیوں میں سے ایک نے شیخ کے سامنے حدیث پڑھی ہو اور باقی لوگ سنتے ہوں۔

❀❀❀❀

فصل ۹

صحاح ستّہ: حدیث کی تمام کتابوں میں سے حسب ذیل کتابیں زیادہ صحیح تسلیم کی گئی تھیں۔ الجامع الصحیح للبخاری' الجامع الصحیح للمسلم' سنن امام ترمذی' سنن ابی داؤد' سنن نسائی' سنن ابن ماجہ' اس مجموعہ کا صحاح کہتے ہیں۔

کتب صحاح میں صحیح حسن' ضعیف ہر قسم کی احادیث موجود ہیں جن کو محدثین نے ظاہر کر دیا ہے۔ بوجہ غلبہ صحت کے ان کو صحاح کہا جاتا ہے' ایسا نہیں ہے کہ صحیح احادیث صرف صحاح ستہ میں ہیں' بلکہ ان کے علاوہ دوسری کتابوں میں بھی صحیح احادیث موجود ہیں۔ اصول حدیث کے پیش نظر جو صحیح حدیث جس جگہ (سے بھی) ملے گی قبول کی جائے گی اور جو غیر صحیح ہوگی وہ رد کر دی جائے گی۔

صحیحین: بخاری اور مسلم کو صحیحین کہتے ہیں۔

متفق علیہ: وہ حدیث جس پر امام بخاری اور امام مسلم دونوں کا اتفاق ہو۔ اس کو متفق علیہ کہتے ہیں اور کل متفق علیہ احادیث دو ہزار تین سو چھبیس ہے۔

سنن اربعہ: صحیحین کے علاوہ باقی چار کتابوں یعنی ترمذی' ابوداؤد' نسائی اور ابن ماجہ کو سنن اربعہ کہتے ہیں۔

حافظ: جس کو ایک لاکھ احادیث یاد ہوں اس کو حافظ کہتے ہیں۔

حجّت: جس کو تین لاکھ احادیث یاد ہوں اس کو حجت کہتے ہیں۔

حاکم: جس کو تمام احادیث مرویہ مع متن و سند و تاریخ و جرح اور تعدیل (کے ساتھ) معلوم ہوں اس کو حاکم کہتے ہیں۔

❀❀❀❀

DAR-UL-FURQAN

اسلامی کتب کا مرکز

دارالفرقان
الفضل مارکیٹ
اُردو بازار لاہور

Ph:042-7231602 Mob:0333-7617759